2955

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

سورۃ الرحمٰن

اَلرَّحۡمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۝۳ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ۝۴ اَلشَّمۡسُ
وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۝۵ وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ۝۶ وَ السَّمَآءَ رَفَعَہَا وَ وَضَعَ
الۡمِیۡزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ ۝۸ وَ اَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا
تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ ۝۹ وَ الۡاَرۡضَ وَضَعَہَا لِلۡاَنَامِ ۝۱۰ فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ ۪ۙ وَّ النَّخۡلُ
ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ ۝۱۱ وَ الۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَ الرَّیۡحَانُ ۝۱۲ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ ۝۱۳ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ کَالۡفَخَّارِ ۝۱۴ وَ خَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ
مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ ۝۱۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝۱۶ رَبُّ الۡمَشۡرِقَیۡنِ وَ رَبُّ
الۡمَغۡرِبَیۡنِ ۝۱۷ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝۱۸ مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیٰنِ ۝۱۹
بَیۡنَہُمَا بَرۡزَخٌ لَّا یَبۡغِیٰنِ ۝۲۰ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝۲۱

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سورہ رحمٰن مکیہ / مدنیہ ہے اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

رحمٰن نے ۝۱ اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ۝۲ انسانیت کی جان (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیدا کیا ۝۳
ماکان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا ۝۴ سورج اور چاند حساب سے ہیں ۝۵ اور سبزے اور پیڑ سجدہ
کرتے ہیں ۝۶ اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی ۝۷ کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو ۝۸ اور انصاف
کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ ۝۹ اور زمین رکھی مخلوق کے لئے ۝۱۰ اس میں میوے اور غلاف والی
کھجوریں ۝۱۱ اور بھس کے ساتھ اناج اور خوشبو کے پھول ۝۱۲ تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت
جھٹلاؤ گے ۝۱۳ اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری ۝۱۴ اور جن کو پیدا کیا آگ کے لوکے سے ۝۱۵
تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۝۱۶ دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب
۝۱۷ تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۝۱۸ اس نے دو سمندر بہائے کہ دیکھنے میں معلوم
ہوں ملے ہوئے ۝۱۹ اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ۝۲۰ تو اپنے رب کی کونسی
نعمت جھٹلاؤ گے ۝۲۱

(پارہ ۲۷ / سورہ رحمٰن ۵۵ / ۱ تا ۲۱ * ت: ک)

2936

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے

سورہ رحمٰن مدنی ہے۔ اس سورۂ مبارکہ کا پہلا کلمہ رحمٰن ہے اور اسی کلمہ سے یہ سورۃ موسوم ہے۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے اس کا نام "عروس القرآن" بھی مروی ہے۔ اس مبارک سورۃ میں تین رکوع اور ۷۸ آیات (یا ۷۶) آیات ہیں۔ بعض علمائے تفسیر نے اس سورۃ کو مکی بھی کہا ہے

۱۔ "الرحمٰن" سے اس سورۃ کا آغاز ہو رہا ہے جو اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اس سورۃ مقدس میں ان تمام روحانی، جسمانی، دنیوی اور اخروی نعمتوں کا ذکر تفصیل سے ہو رہا ہے جن سے جن و انس کو ابتدائے آفرینش سے سرفراز فرمایا گیا اور کیا جا رہا ہے یا پھر عالم آخرت میں (نوازا جائے گا۔ "الرحمٰن" از حد مہربان بہت ہی رحمت فرمانے والا * جس کا پہلا احسان تو یہ ہے کہ پیدا فرمایا۔ دوسرا لطف یہ کہ (معبدہ) وادیٔ ضلالت میں بھٹکنے کے لئے نہیں چھوڑ دیا بلکہ حق کی طرف رہنمائی فرمائی اور اسباب ہدایت سے بہرہ ور فرمایا۔ تیسری ذرہ نوازی یہ کہ روز حشر ان کی مغفرت فرمائے گا۔ اور مشتاقانِ دید کو شرفِ دیدار سے مشرف فرمائے گا * الرحمٰن وہ رب جس کی شان ارفع اس سورہ مبارکہ میں *

۲۔ بے شمار انعامات میں پہلے تعلیم قرآن کا ذکر فرمایا۔ انسان جب اس کی ہدایات کو خضرِ راہ بناتا ہے تو شرفِ انسانی کی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی وہ صحیفۂ رشد و ہدایت ہے کہ بھٹکے ہوئے انسان کا رشتہ اپنے خالق کریم سے جوڑ دیتا ہے۔ * عَلَّمَ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے یعنی کس کو سکھایا اور کیا سکھلایا یہاں دوسرا مفعول تو ذکر کر دیا کہ قرآن کی تعلیم دی لیکن پہلا مفعول کہ کس کو تعلیم دی، ذکر نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مفعول اتنا عیاں ہے کہ عدم ذکر کے باوجود کسی کو اس کے بارے میں تردد نہیں ہو سکتا اور وہ ہے ذات پاک محمد مصطفیٰ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم حضورؐ کے سوا علوم قرآنیہ سے جتنا کچھ حصہ کسی کو ملا ہے وہ سب حضورؐ کے واسطے سے اور حضورؐ کے طفیل ملا ہے۔

۳۔ اس سے نعمت ایجاد کا ذکر ہو رہا ہے یہاں انسان سے مراد نوع انسانی ہے بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت ابن عباسؓ سے یہ قول بھی منقول ہے کہ "الانسان" سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدر الافاضل لکھتے ہیں کہ " یہ درست ہے کہ یہاں انسان سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں
اور علمہ البیان سے قرآن مراد ہو جس میں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو رہا ہے ازل سے ابد تک کا بیان ہے
تو یہ دونوں آیتیں پہلی آیت کی تفسیر ہو جاتی۔ یعنی جب کو قرآن کا علم دیا ہے انسان کی پیدائش
اور اسی کو بیان سکھانے کا ذکر ہو رہا ہے۔ الرحمٰن مبتدا ہے اور یہ تینوں یکے بعد دیگرے اس کی خبریں۔
خازن، بغوی اور دیگر مفسرین نے بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی قول نقل کیا ہے۔ (ضیاء القرآن)

۵۔ "اللہ تعالیٰ" نے انسان کے فائدے کے لئے سورج اور چاند کو حساب میں مسخر کیا ہے یعنی وہ اس معین
اور اندازے کی چال سے چلتے ہیں کہ جن سے سال اور مہینوں کا حساب درست ہوتا ہے یونہی بے تک
حرکت نہیں کرتے وہ اس کے حکم جبروت کے مسخر ہیں اور یہ گردش ان کی اس معبود حقیقی کا طواف اور
قربان ہونا بھی ہے۔

۶۔ زمین کی بیلیں اور درخت بھی اس کے آگے جھکتے ہیں نجم اس بیل کو کہتے ہیں جو اپنی ساق پر کھڑا نہ ہو
بلکہ زمین یا کسی چیز پر پھیلی ہو اور شجر اس کے برخلاف ہے جو اپنی ساق پر کھڑا رہتا ہے ان کے سجدہ
کرنے سے مراد ان کا انقیاد فطری ہے بعض کا کہنا ہے کہ نجم سے مراد آیت میں آسمان کے ستارے
ہیں ان کا (سجود یعنی) انقیاد فطری اور طلوع و غروب ہے۔

۷۔ اور آسمان کو بلند کیا یہ بھی من جملہ انتظام عالم کے ایک بات ہے ان سب بالا ترین علویات
سے لے کر عالم سفلی تک اس کی رحمت کا ظہور اور جبروت کا انعطاف تھا اور اس رحمٰن نے
دنیا میں ترازو یعنی عدل قائم کیا۔ یعنی قانون انصاف قائم کیا جو بواسطہ وحی والہام انبیاءؑ
نے دنیا میں قائم کیا

۸۔ تاکہ تم اس انصاف کرنے میں حد سے نہ بڑھو ہر شخص اپنے اپنے حقوق پر قائم رہے اور دوسرے
کی حق تلفی نہ کرے باہمی معاملات سے لے کر عبادات و توحید تک وہ قانون الٰہی قرآن مجید ہے
جس میں سب معاملات، عبادات، طہارت و نجاست، بیع و شرا کے قوانین، ماں باپ کے حقوق
تربیت اولاد کے احکام، زن و شو کا دستور العمل، حسن معاشرت کے طریقے عبادت و تزکیہ نفس
کے درجے، دار آخرت کی بقا، دنیا کی فنا، ان تمام باتوں کی خبر ہے۔ اس کی ہم ترازو یا میزان کا نتیجہ

حاکم و محکوم، بادشاہ و رعیت کے ضوابط بخوبی مندرج ہیں اور اس کے علاوہ اس کے بیان میں روحانی برکت اور تحریک دلانے والا بے انتہا اثر لیے ہے۔ (تفسیر عثمانی)

۱۰۔ "اور اسی نے مخلوق کے لئے زمین کو (اس کی جگہ) رکھ دیا"۔ زمین کو بچھایا مخلوق کے لئے یا جن و انس یا وہ تمام چیزیں جو روئے زمین پر ہیں۔

۱۱۔ "اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن کے میووں پر غلاف ہوتا ہے"۔ فاکھۃ سے مراد وہ بے شمار نعمتیں ہیں جو لذت کے لئے کھائی جاتی ہیں۔

۱۲۔ "اور (اس میں) اناج ہے جس میں بھوسہ اور غذائی چیزیں ہوتی ہیں"۔ جو اور وہ اناج جو غذا کے لئے کھایا جاتا ہے * خشک گھاس جیسے بھوسہ * ریحان رزق یعنی غذا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ قرآن مجید میں جہاں بھی لفظ ریحان آیا ہے اس سے مراد رزق ہے * بعض کہتے ہیں کہ ریحان سے مراد وہ خوشبو جو سونگھی جاتی ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۳۔ اس سورۃ شریفہ میں یہ آیت اکتیس بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ یہ ہدایت و ارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم اور ناسپاسی کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور جن تم سے اچھا جواب دیتے، میں آیت "فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ" پڑھتا وہ کہتے اے رب ہمارے ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد (ترمذی و حاکم عن جابر) (الکنز الایمان) * چونکہ آسمان و زمین، دانہ، میوہ، میزان وغیرہ کا تعلق جن و انس دونوں سے ہے اس لئے ان نعمتوں کا ذکر فرما کر دونوں سے خطاب کیا کہ تم کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے ہمارا احسان مانو، شکریہ ادا کرو۔ فرشتے اور دیگر مخلوق میں کوئی ناشکرا ہے ہی نہیں لہذا اس میں ان سے خطاب بھی نہیں ہوا (نور العرفان)

۱۴۔ "یہاں انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہیں کہ رب نے ہر قسم کی مٹی جمع کر کے ہر قسم کے پانی سے گوندھا۔ پھر سکھایا جب خشک ہو کر کھنکھنانے لگی تب روح پھونکی۔

۱۵۔ جان سے مراد ابلیس ہے کہ اس کی پیدائش دوزخ کی آگ سے ہے جس میں دھواں وغیرہ نہیں پھر تمام جنات کو اس کے ذریعہ وہ ابو الجن ہے

١٦۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

١٧۔ دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب" دونوں پورب و پچھم سے مراد گرمی وسردی کے مشرق ومغرب ہیں۔ یعنی شرقی غربی جانب کے کنارے جہاں سے سورج اٹھتا پڑتا ہے ان سے آگے نہیں بڑھتا۔

١٨۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

١٩۔ "اس نے دو سمندر بہائے" میٹھے اور کھاری ایسے بنائے کہ بیچ میں بظاہر کوئی آڑ نہیں ہے۔ بہانے سے مراد جاری کرنا نہیں کیونکہ سمندر بہتے نہیں اس سے مراد "چھوڑ رکھا ہے" کہ دیکھنے میں معلوم ملے ہوئے۔

٢٠۔ اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا۔ رب کی قدرت تو دیکھو کہ پانی آپس خلط ملط ہو جاتا ہے مگر سمندر میں میٹھے و کھاری پانی کے درمیان کوئی ظاہری آڑ نہیں اس کے باوجود کھاری میٹھے اور میٹھا کھاری سے مخلوط نہیں ہوتے

٢١۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ○ بَيَانَ: بیان کرنا ○ حُسْبَانٍ: حساب، شمار ○ وَضَعَ اس نے قائم کیا ○ الْمِيزَانَ: تول، ترازو، عدل، انصاف، وزن کشی ○ تَطْغَوْا: تم زیادتی کرو ○ تُخْسِرُوا: تم گھٹاؤ ○ الْأَكْمَامِ: میوہ کے غلاف ○ الْحَبُّ: دانہ، غلہ، اناج ○ الْعَصْفِ: بھوسہ ○ الرَّيْحَانُ: خوشبودار پھول ○ صَلْصَالٍ: بجتی ہوئی مٹی ○ الْفَخَّارِ: ٹھیکرے ○ الْجَانَّ: جنوں کا مورث، جن کی جمع ○ مَارِجٍ: آگ کی لپٹ ○ مَرَجَ: ایک دوسرے سے ملا ہوا، گتھا ہوا ○ يَلْتَقِيَانِ: وہ دونوں ملے ہوئے ہیں ○ بَرْزَخٌ: دو چیزوں کے درمیان کی حد ○ يَبْغِيَانِ: وہ دونوں اپنی حدود سے آگے نہیں بڑھتے ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ جب یہ اللہ رحم فرمائے اس کے لئے قرآن کریم کا سمجھنا اور یاد کرنا آسان فرما دیا ○ شجر وہ ہے جو تنے پر قائم ہو ○ سبز کھیتی کے پتے جس کا سرا کاٹ لیا گیا ہو اور پھر خشک کر لیا گیا ہو۔ خشک ہونے پر اسے عصف کہتے ہیں ○ اللہ کی نعمتیں ظاہر ہیں اور جن و انس ان سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

2940

کسی کو اس کے انکار کی مجال نہیں ۞ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکمل سورۂ رحمٰن تلاوت فرمائی
سب خاموش بیٹھے رہے۔ آپ نے فرمایا میں نے لیلۃ الجن میں اسے جنوں پر تلاوت کی تھی میں جب بھی
فبای الاء ربکما تکذبٰن پڑھتا تو وہ جواب میں کہتے ولا بشیء من نعمتک ربنا نکذب
فلک الحمد ہم تیری کسی نعمت کا انکار نہیں کرتے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں (ترمذی غریب)
آگ ۞ انسان کو مٹی اور جنوں کو خالص آگ سے پیدا فرمایا گیا ۞ مشارق و مغارب کے اختلاف کے ساتھ
دن رات کی مصلحتیں مربوط ہیں ۞ موتی اور مرجان نکالنا اور صدف ارض سمندر سے ہے ۞ قرآن مجید میں
جملہ کتب سماویہ کے تمام حقائق موجود ہیں ۞ روح و جسم کے درمیان عدل ضروری ہے ۞

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ ۲۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۲۳ وَلَهُ
الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ ۲۴ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۲۵
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ ۲۶ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ ۲۷ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۲۸ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ
فِيْ شَاْنٍ ۝ ۲۹ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۳۰ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ ۳۱ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۳۲ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ ۳۳
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۳۴ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ
فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ ۳۵ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۳۶

نکلتے ہیں ان سے موتی اور مرجان ۝ ۲۲ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں
کو جھٹلاؤ گے ۝ ۲۳ اور اسی کے زیر فرمان ہیں وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی مانند بلند نظر آتے ہیں
۝ ۲۴ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝ ۲۵ جو کچھ زمین پر ہے
فنا ہونے والا ہے ۝ ۲۶ اور باقی رہے گی آپ کے رب کی ذات جو بڑی عظمت اور احسان والی ہے
۝ ۲۷ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝ ۲۸ مانگتے ہیں اس
سے (اپنی حاجتیں) سب آسمانوں والے اور زمین والے ہر روز وہ ایک نئی شان سے تجلی فرماتا ہے
۝ ۲۹ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝ ۳۰ ہم عنقریب توجہ
فرمائیں گے تمہاری طرف اے جن و انس ۝ ۳۱ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝ ۳۲ اے
گروہ جن و انس! اگر تم میں طاقت ہے کہ تم نکل بھاگو آسمانوں اور زمین کی سرحدوں سے
تو نکل بھاگو (سنو) تم نہیں نکل سکتے بجز سلطان کے (اور وہ تم میں مفقود ہے)
۝ ۳۳ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝ ۳۴ بھیجا جائے گا تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں
پھر تم اپنا بچاؤ بھی نہ کر سکو گے ۝ ۳۵ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝ ۳۶

(پارہ ۲۷ / سورہ رحمٰن ۵۵ / ۲۲ تا ۳۶ * ت : ضیاء)

2942

٢٢ - دریا اور کھاری پانی جہاں ملتا ہے وہاں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں جن کو تم زینت و آرائش کے کام میں
لاتے ہو۔ مختلف بیماریوں میں یہ دوا کا کام بھی دیتے ہیں۔

٢٣۔ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

٢٤۔ سمندروں میں پہاڑوں کی مانند بڑی بڑی کشتیاں اور جہاز جیسے تیرتے ہوئے نظر آتے ہیں دیکھو کس شان
سے سطح آب پر یہ اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ سب اسی خالق حقیقی کے تابع فرمان
ہیں اسی خالق حکیم نے پانی میں یہ خوبی پیدا کر دی ہے کہ وہ ہزاروں لاکھوں ٹن بوجھ اٹھائے رہتا ہے اسی نے
ایسی چیزیں پیدا فرمائی ہیں جن سے کشتیاں اور جہاز بنتے ہیں جو بہت بھاری بھرکم ہونے کے باوجود ڈوبتے نہیں
بلکہ تیرتے چلے جاتے ہیں

٢٥۔ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" اے جن و انس! چشم بصیرت
کھولو اپنے خالق و مالک کو پہچانو اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ انکار اور ناشکری کی راہ پر کب تک چلتے رہو گے

٢٦۔ "جو کچھ زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے"۔ اگر کسی کو عزت و جاہ حاصل ہو، اگر کسی کے پاس دولت
و ثروت کی فراوانی ہو، اگر اسے کسی محدود علاقہ میں اقتدار و اختیار مل جائے تو اسے اکڑنا نہیں
چاہئے کہ وہ خود اور اس کا جاہ و حشم بلکہ اس زمین میں جو کچھ اسے دکھائی دے رہا ہے سب فانی و ناپائیدار ہے

٢٧۔ "اور باقی رہے گی آپ کے رب کی ذات جو بڑی عظمت اور احسان والی ہے" بقا اور
دوام فقط اللہ ذوالجلال والاکرام کا حصہ ہے

٢٨۔ "پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" زندگی نعمت ہے تو فنا
اور موت بھی نعمت ہے۔ (خاص حالات بیماری، ارذل العمری، معذوری کی حالتوں میں) موت کی
آغوش میں کیا ان کے لئے موت امید افزا اور راحت بخش نہیں۔ موت ایک پل ہے جو یار کو یار سے ملاتا ہے (ضیاء القرآن)

٢٩۔ زمین و آسمان میں جن و انس یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اس کے فضل
کے محتاج ہیں اور زبان حال و قال سے اس کے حضور سائل ٭ وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر
فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو غنی
کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے ٭ (کنز الایمان)

۳۰۔ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۳۱۔ اے جن و انس! ہم ابھی تمہارے کام سے فارغ ہوئے جاتے ہیں۔ فراغ سے مراد یہاں قصد کرنا

انسان و جن احکامِ الٰہی کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں اس لئے ان کو ثقلان کہتے ہیں۔ اے جن و انس

کیوں حساب و قیامت کے بارے میں جلدی کرتے ہو ہم ابھی تمہارا کام کئے دیتے ہیں۔ یہ دیر جو ہے

نزدیک کچھ بھی دیر نہیں۔ اس میں تنبیہ ہے منکرانِ قیامت کے لئے۔ یہ بھی اس کی ایک نعمت

ہے کہ اس سے ڈر کر بدیوں سے باز آئے اور نیکی میں سرگرمی کرے

۳۲۔ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

۳۳۔ یہ بات ظاہر فرماتا ہے کہ ہر ایک ہماری قدرت کے احاطہ میں ہے کوئی اس سے باہر نہیں نکل سکتا

اے ثقلان جن و انس کے گروہ اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ

(مگر) نکل نہ سکو گے مگر قوت کے ساتھ اور وہ قوت تم میں کہاں ہے بلکہ کسی میں بھی نہیں۔ تم

سب اس کی قدرت کے احاطہ میں بند ہو وہ جو احکام چاہتا ہے دنیا میں نافذ کرتا ہے

۳۴۔ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (تفسیر حقانی)

۳۵۔ اے جن و انس جس وقت تم قبروں سے اٹھو گے تو تم دونوں پر آگ کا شعلہ اور دھواں

چھوڑا جائے گا جو تمہیں محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گا اور تم اسے ہٹا نہ سکو گے۔

۳۶۔ سو اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ لُؤْلُؤٌ : جمع موتی، واحد لالی ۞ اَلْمَرْجَانُ : منفرد چھوٹے موتی ۞ اَلْجَوَارِ :

کشتیاں ۞ اَلْمُنْشَئٰتُ : اونچے بادبان والی کشتیاں ۞ اَلْاَعْلَامُ : پہاڑ ۞ يَبْقٰى : باقی

رہتا ہے، فنا نہ ہوتا ۞ نَفْرُغُ : ہم متوجہ ہوتے (حساب کی طرف) ۞ ثَقَلٰنِ : دو بوجھل

خلقتیں یعنی انسان اور جن ۞ اَقْطَار : کنارے ۞ تَنْفُذُوْنَ : تم نکلتے ہو ۞ شُوَاظٌ :

شعلے ۞ نُحَاسٌ : دھواں ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ لولو یعنی موتی اور مرجان سرخ مونگے ۞ بحرین سے اکثر آسمانی دریا اور دوسرا زمینی دریا مراد

ہے ۞ دریائے فلک کے قطرات زمین کے دریاؤں میں گر کر صدف کے منہ میں موتی بن جاتے ہیں ۞

2944

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ کہا کرو یا ذالجلال والاکرام ⊖ ہر ایک
کا سوال اس کی حیثیت کی مقدار پر ہے ⊖ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے کہ
وہ گناہ بخشے دکھ دور کرے اگر قوم کو ترقی دے دوسروں کو ذلت دے (ا/ب) ⊖ اللہ تعالیٰ ہر
قسم امور کو تغیر کرتا ہے لیکن کریم الغنی پیدا فرماتا ہے ⊖ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی غایت انتہا نہیں ⊖
اللہ تعالیٰ سائل کو عطا کرتا ہے محتاج کی حاجت روائی کرتا ہے ⊖ کوئی اللہ کے ارادہ تقدیر سے مطابقت نہیں رکھتا ⊖

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝٣٧ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٨
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ۝٣٩ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٤٠
يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝٤١ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٤٢ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝٤٣ يَطُوْفُوْنَ
بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝٤٤ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٤٥ وَلِمَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝٤٦ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٤٧ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ۝٤٨
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٤٩ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝٥٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝٥٢ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٣ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى
فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝٥٤ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٥

پھر جب پھٹ جائے گا آسمان تو سرخ ہو جائے گا جیسے رنگا ہوا سرخ چمڑا ۝٣٧ پس تم اپنے رب کی کن کن
نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝٣٨ تو اس روز کسی انسان اور جن سے اس کے گناہ کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا ۝٣٩
پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝٤٠ پہچان لئے جائیں گے مجرم اپنے چہروں سے تو انہیں پکڑ
لیا جائے گا پیشانی کے بالوں سے اور ٹانگوں سے ۝٤١ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝٤٢ یہی وہ
جہنم ہے جسے جھٹلایا کرتے تھے مجرم ۝٤٣ وہ گردش کرتے رہیں گے جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان جو
انتہا گرم ہوگا ۝٤٤ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝٤٥ اور جو ڈرتا ہے اپنے رب کے روبرو کھڑا
ہونے سے تو اس کو دو باغ ملیں گے ۝٤٦ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝٤٧ دونوں باغ (عمدہ
ٹہنیوں والے ہوں گے ۝٤٨ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝٤٩ دونوں باغوں میں دو چشمے
جاری ہوں گے ۝٥٠ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝٥١ ان دونوں باغوں میں ہر طرح کے
میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی ۝٥٢ پس (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝٥٣
وہ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے بستروں پر جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور دونوں باغوں کا پھل نیچے
جھکا ہوگا ۝٥٤ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۝٥٥

(پارہ ٢٧/سورۃ الرحمٰن ٥٥/٣٧ تا ٥٥ * ت: ض م)

۳۷۔ وقوعِ قیامت کے وقت آسمان کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے۔

۳۸۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۳۹۔ جس شخص نے گناہ کیا ہے اسی سے باز پرس ہوگی کسی دوسرے انسان یا جن کو اس کا جواب دہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ اس آیت کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ مجرم سے پوچھے کہ اس نے یہ جرم کیا ہے کیوں کہ وہ تو پہلے ہی جانتا ہے بلکہ اس سے سوال کیا جائے گا کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔

۴۰۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۴۱۔ فرشتے دور سے دیکھ کر ہی مجرم کو پہچان لیں گے۔ ان کے چہرے سیاہ اور ان کی آنکھیں خوف سے نیلی ہوں گی انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس وقت انہیں کہا جائے گا کہ یہ ہے جہنم جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا اور جس کا تم انکار کیا کرتے تھے (ضیاء القرآن)

۴۲۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۴۳۔ آتشِ جہنم جس کا تم انکار کرتے تھے تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے تم اسے واضح طور پر دیکھ رہے ہو۔ انہیں ایسا تعریض، توبیخ اور حقارت و رسوائی کی وجہ سے کہا جائے گا۔

۴۴۔ کبھی انہیں آگ کا عذاب دیا جائے گا اور کبھی آب جہنم پلایا جائے گا جو پگھلے ہوئے گرم تانبے کی طرح ہوگا اور آنتوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ آن: یعنی از حد گرم اسے پینا ممکن نہیں ہوگا۔ وہ پانی شدت حرارت سے کھول رہا ہوگا۔

۴۵۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۴۶۔ جس نے یہ یقین رکھا کہ دار آخرت بہتر اور ابدی ہے اللہ کے فرائض کو بجا لایا اور محارم سے اجتناب کیا قیامت کے دن اپنے رب کے ہاں اسے دو جنتیں ملیں گی * یہ جن و انس میں عام ہے یعنی دونوں کو شامل ہے۔

۴۷۔ تمہیں یہ جزا عطا فرمائی گئی ہے اب تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (ابن کثیر)

۴۸۔ "فنن" کی جمع افنان ہے یعنی وہ ٹہنی جو درخت کی شاخوں سے نکلتی ہے اس کو خاص طور

2947

اس لئے ذکر کیا کیونکہ اس سے پتے نکلتے ہیں ان پر پھل لگتا ہے اور سایہ میں اضافہ ہوتا ہے *ٹہنیوں کا وہ سایہ جو دیواروں پر ہوتا ہے* یا یہ فن کی جمع ہے اس سے مراد پھلوں کے رنگ درختوں اور پھلوں کی اقسام ہیں۔

۴۹۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۵۰۔ جنتی جہاں چاہیں گے بلندیوں میں اور پستیوں میں دو چشمے جاری ہوں گے۔ یہ جملہ بھی جنتان کی صفت ہے یعنی ہر جنت میں کوئی نہ کوئی چشمہ ہوگا۔

۵۱۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۵۲۔ "ان دونوں باغوں میں ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی" ایک قسم اجنبی اور دوسری معروف ہوگی۔ ایک قول یہ کہ ایک قسم تر اور دوسری خشک۔ یہ جملہ جنتان کی ایک اور صفت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا دنیا میں جو میٹھا یا کڑوا پھل ہے وہ جنت میں ہوگا یہاں تک کہ حنظلہ بھی ہوگا مگر جنت میں وہ بھی میٹھا۔

۵۳۔ پس (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (تفسیر مظہری)

۵۴۔ اور وہ لوگ خوشی میں تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے غلاف باریک ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کا پھل بہت نزدیک ہوگا کہ کھڑے بیٹھے ہر طرح ہاتھ آسکتا ہے۔

۵۵۔ سو اے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ⊙ وَرْدَةً : گلاب کا پھول یعنی سرخ ⊙ اَلنَّوَاصِی : پیشانیاں، پیشانی کے بال ⊙ یَطُوفُونَ : وہ گھومتے ہیں ⊙ حَمِیْمٍ : نہایت گرم پانی، گہرا دوست ⊙ اَفْنَانٍ : شاخیں، رنگارنگ ⊙ عَیْنٰنِ : دو چشمے ⊙ تَجْرِیٰنِ : وہ دونوں بہتی ہیں ⊙ زَوْجٰنِ : قسم قسم کے، وہ دو شکلیں جن میں سے ہر ایک دوسرے کا نظیر ہو یا نقیض ⊙ مُتَّکِئِیْنَ : تکیہ لگائے ہوئے ⊙ بَطَآئِنُهَا : اس کے استر ⊙ اِسْتَبْرَقٍ : ریشم کا موٹا کپڑا، دیبا ⊙ دَانٍ : جھکنے والا، نزدیک۔ دُنُوٌّ سے جس کے معنیٰ قریب پہنچنے کے ہیں خواہ قرب ذاتی یا قرب حکمی ⊙ (لغات القرآن)

2948

تفہیمی خلاصہ ① ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ "لوگ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے اور آدھے کان
ان میں ما برش ہو سا رہا ہو جائے۔ (بروایت انس بن مالک) * اگلا ہی تصور ابھارتی ہی تو وہ اور سرخ
اور شادمانی سروروں میں اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے * علامہ مولوی حسینی کہ ان کی پیشانیوں سے جانے جاتے ہیں *
آخرت بہترین اور ابدی ہے * دنیا کی چیزوں اور جنت کی چیزوں کے نام تو ملتے جلتے ہیں لیکن حقیقت
اور لذت بالکل جداگانہ ہے * قلبی واردات سے عرفانِ حق ہوتا ہے ⊖ "التامّ اللہ تعالیٰ کا
صالح بندوں کا حساب کے لئے کوئی پیمانہ مقرر ہے ⊖ دو جنتیں ایک عقیدہ صحیحہ کا انعام اور
دوسری اعمالِ صالحہ کی جزا کے طور پر عطا ہوں گی ⊖ خوفِ الٰہی سے تعبیر دل آباد رہتا ہے ⊖ دو نہریں
ایک تسنیم کی دوسری سلسبیل کی ⊖ بہشت میں کثافت نہیں ⊖

فِيهِنَّ قَٰصِرَٰتُ ٱلطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ ٥٦ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٥٧ كَأَنَّهُنَّ ٱلْيَاقُوتُ وَٱلْمَرْجَانُ ○ ٥٨ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٥٩
هَلْ جَزَآءُ ٱلْإِحْسَٰنِ إِلَّا ٱلْإِحْسَٰنُ ○ ٦٠ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٦١ وَمِن دُونِهِمَا
جَنَّتَانِ ○ ٦٢ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٦٣ مُدْهَآمَّتَانِ ○ ٦٤ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٦٥ فِيهِمَا
عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ○ ٦٦ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٦٧ فِيهِمَا فَٰكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ○ ٦٨
فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٦٩ فِيهِنَّ خَيْرَٰتٌ حِسَانٌ ○ ٧٠ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٧١
حُورٌ مَّقْصُورَٰتٌ فِى ٱلْخِيَامِ ○ ٧٢ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٧٣ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ
قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ ٧٤ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٧٥ مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ
وَعَبْقَرِىٍّ حِسَانٍ ○ ٧٦ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ٧٧ تَبَٰرَكَ ٱسْمُ رَبِّكَ ذِى ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْ

ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں کہ جن کو اس سے پہلے نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا نہ کسی جن نے ○ ٥٦ پھر
تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٥٧ گویا کہ وہ (رنگت میں) یاقوت اور مونگا ہیں ○ ٥٨ پھر تم اپنے
رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٥٩ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے ○ ٦٠ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت
پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٦٣
کو جھٹلاؤ گے ○ ٦١ اور ان دو باغوں کے سوا اور دو باغ ہیں ○ ٦٢ وہ دونوں بہت ہی سبز ہو رہے ○ ٦٤
پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٦٥ ان میں دو چشمے جوش مار رہے ہیں ○ ٦٦
پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٦٧ ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں ○ ٦٨ پھر تم
اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٦٩ ان میں نیک سیرت عورتیں ہیں ○ ٧٠ پھر تم اپنے رب
کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٧١ حوریں ہیں جو خیموں میں بند بیٹھی ہیں ○ ٧٢ پھر تم اپنے رب کی
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٧٣ جن کو اس سے پہلے کسی آدمی نے چھوا تک نہ جن نے ○ ٧٤ پھر تم اپنے
رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٧٥ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے سبز اور نقش ونگار کے عمدہ
قالینوں پر ○ ٧٦ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ٧٧ آپ کے رب کا نام بڑا
بابرکت ہے جو (بڑے) جلال وعزت والا ہے ○ ٧٨

(پارہ ٢٧ / سورہ الرحمٰن ٥٥ / ٥٦ تا ٧٨ * ت: ج)

2950

۵۶۔ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی معلوم نہیں ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا مجھے تیری بی بی بنایا۔

۵۷۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

۵۸۔ "گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں" صفائی اور خوش رنگی میں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ۔

۵۹۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

۶۰۔ "نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی" یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسان الٰہی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو اور شریعت محمدیہ پر عامل اس کی جزا جنت ہے

۶۱۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

۶۲۔ "اور ان کے علاوہ دو جنتیں اور ہیں" حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی ہیں کہ جن کے ظروف و اسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت و زبرجد کی۔

۶۳۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ (کنز الایمان)

۶۴۔ "دونوں نہایت سبز سبز و شاداب" یعنی یہ دو باغ بھی بڑے سرسبز و شاداب ہوں گے "مدھام" اس سبز کو کہتے ہیں جو سیاہی مائل ہو ان باغوں میں چشمے ہوں گے جن سے پانی فوارے چھوٹ کر ابھر رہا ہوتا۔

۶۵۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۶۶۔ ان میں دو چشمے جوش سے ابل رہے ہوں گے۔

۶۷۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

۶۸۔ ان میں میوے ہوں گے اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

۶۹۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

2951

۷۰۔ "ان میں اچھی سیرت والیاں اچھی صورت والیاں ہوں گی۔" ان میں عمدہ خوبیاں ہوں گی
اخلاق کے اعتبار سے بھی بے مثال اور حسن و جمال میں بھی بے نظیر یعنی جنت کے اخلاق بہترین
اور چہرے خوبصورت ہوں گے۔

۷۱۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

۷۲۔ "یہ حوریں پردہ دار خیموں میں ہیں۔" حور جمع ہے اس کا واحد حوراء ہے۔ جس کی
آنکھ کا سیاہ حصہ بہت زیادہ سیاہ ہو اور سفید حصہ بہت زیادہ سفید ہو۔ یہاں
آگے ان کا باحیا اور باشرم ہونے کا ذکر فرمایا کہ وہ آوارہ پھرنے والیاں نہیں بلکہ اپنے
اپنے خیموں میں جلوہ افروز رہتی ہیں۔ ان کے ظاہری اور باطنی حسن و جمال سے ان کے خیموں
کا گوشہ گوشہ معطر اور منور رہے گا ان کے گھر کی فضا خوشی اور مسرت سے معمور رہتی ہے۔

۷۳۔ پس (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

۷۴۔ "ان کو کبھی اس سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے"

۷۵۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۷۶۔ "وہ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے سبز مسندوں پر جو ازحد نفیس بہت خوبصورت ہوں گی۔"
علامہ قرطبی نے لکھا ہے کہ رفرف ایک ایسی چیز کو کہتے ہیں جس پر جب انسان بیٹھتا ہے تو
کبھی وہ اوپر جاتا ہے کبھی نیچے کبھی دائیں کبھی بائیں۔ وہ جنتی اپنی حوروں اور غلاموں کے ساتھ بیٹھا
لطف اندوز ہو رہا ہوگا۔

۷۷۔ پس (اے انسانو اور جنو) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۷۸۔ (اے حبیب!) بڑا بابرکت ہے آپ کے رب کا نام بڑی عظمت والا احسان
فرمانے والا۔" اے محبوب! آپ کے رب کا نام پاک کتنا برکت والا ہے آپ کے
رب جو ہر کمال کا نام جو بڑی عظمت والا اور بڑے احسان فرمانے والا ہے۔" (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۝ قَاصِرَاتُ : نظر کو روکنے والیاں، پاکدامن عورتیں ۝ طَرْف : نظر، نگاہ ۝
يَطْمِثْهُنَّ : ان سے جماع نہیں کیا ۝ إِحْسَان : نیکی کرنا ۝ مُدْهَامَّتَانِ : دونوں سرسبز ہیں ۝

2952

نَضَّاخَتَان : دو ابلتے ہوئے جوش زن جن کا پانی کبھی ختم نہ ہو ۞ رُمَّانٌ : انار ۞ خَیْرَات :
نیکیاں، بھلائیاں ۞ حِسَانٌ : خوبصورت، حسین، نفیس ۞ خِیَام : ڈیرے ۞ رَفْرَف :
قالین، چاندنیاں ۞ عَبْقَرِیّ : قیمتی، نادر، عجیب، خوبصورت بچھونے ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ : قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ جنت میں ان سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہ ہوگی ۞ مومن جن
جنت میں جائیں گے ۞ حسن و جمال میں یاقوت و مرجان اپنی مثال آپ ہیں ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا : جنت میں کمان یا کوڑا رکھنے برابر جگہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے ۞ حسن عمل نیکی کا
آخرت میں اس کا بدلہ احسان کے سوا کچھ نہیں ۞ (حدیث شریف) اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے (ترمذی) ۞ کھجور،
نخل و رمان کو دوسرے میووں پر شرف حاصل ہے ۞ ہر حور کا جنت میں خیمہ ہے ۞ جنت کی ابتداء
حقیقا اور انتہا مثل ہونا ہے ۞